مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

ہفت روزہ

کراچی

وآتوا الزکوٰۃ

جلد ۲

۵ رمضان تا ۱۱ رمضان ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۸ جون تا ۲۴ جون ۱۹۸۳ء

شمارہ ۴

خصائل نبوی بر شمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی مبارک کا ذکر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رح

۲۔ حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابوداؤد عن شعبۃ عن الاشعث بن سلیم قال سمعت عمتی تحدث عن عمھا قال بینا انا امشی بالمدینۃ اذا انسان خلفی یقول ارفع ازارک فانہ اتقٰی وابقٰی فالتفت فاذا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انما ھی بردۃ ملحاء قال اما لک فیّ اسوۃ فنظرت فاذا ازارہ الی نصف ساقیہ۔

۲۔ عبید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ جا رہا تھا کہ میں نے ایک شخص کو اپنے پیچھے سے یہ کہتے سنا کہ لنگی اوپر کو اٹھاؤ کہ اس سے نجاست ظاہری اور باطنی تکبر وغیرہ سے (نظافت بھی زیادہ حاصل رہتی ہے اور کپڑا زمین پر گھسٹ کر خراب اور میلا ہونے سے) محفوظ رہتا ہے میں نے کہنے والے کی طرف متوجہ ہو کر دیکھا تو آپ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا حضورؐ یہ ایک معمولی سی چادر ہے اس میں کیا تکبر ہو سکتا ہے اور کیا اس کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی مصلحت تیرے نزدیک نہیں تو کم از کم میرا اتباع تو کہیں گیا ہی نہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی کو دیکھا تو نصف ساق تک تھی۔

فائدہ: لنگی پاجامہ وغیرہ کے ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کی بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔ ٹخنوں سے نیچے جتنے حصہ پر کپڑا لٹکتا ہے وہ آگ میں جلایا جائے گا عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے لنگی کے بارے میں استفسار کیا وہ فرمانے لگے کہ تم نے بڑے واقف سے سوال کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ مسلمان کی لنگی آدھی پنڈلی تک ہونی چاہیے اور اس کے نیچے ٹخنوں تک بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے لیکن ٹخنوں سے نیچے جتنے حصہ پر لنگی لٹکے گی وہ آگ میں جلے گا اور جو شخص متکبرانہ کپڑے کو لٹکائے گا قیامت میں حق تعالیٰ شانہٗ اس کی طرف نظر نہیں کریں گے (ابوداؤد) اس قسم کی وعیدیں اور احادیث میں بھی آئی ہیں اس لئے اس کی طرف خاص طور سے توجہ کرنی چاہیے اس کے بالعکس ہمارے اس زمانہ میں خاص طور سے کپڑا نیچے لٹکایا جاتا ہے۔ فالی اللہ المشتکی۔

۳۔ حدثنا سوید بن نصر حدثنا عبداللہ بن المبارک عن موسٰی بن عبیدۃ عن ایاس بن سلمۃ بن الاکوع عن ابیہ قال کان عثمان یاتزر الی انصاف ساقیہ وقال ھکذا کانت ازرۃ صاحبی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳۔ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لنگی نصف ساق تک رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہی ہیئت تھی میرے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی کی۔

۴۔ حدثنا قتیبۃ حدثنا ابوالاحوص عن ابی

باقی ص۱۳ پر

ہفت روزہ
ختم نبوت
کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینجر

علی اصغر چشتی صابری ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

بدائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۳۱۰ روپیہ
کویت، ابوظہبی، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۴۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۸۰ روپیہ
افریقہ	۳۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر:۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع:۔ محمد الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت:۔ ۲۰/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

۱۔ خصائل نبوی ﷺ
حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ ۲

۲۔ افادات
حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب ۴

۳۔ ابتدائیہ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۵

۴۔ "مسیح" و "مصلح" کا باہمی اختلاف ۷
مولانا تاج محمد صاحب

۵۔ رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام ۹
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

۶۔ کیا عیسیٰ ؑ کی قبر کشمیر میں ہے؟ ۱۱
حافظ ارشاد احمد دیوبندی

۷۔ آثار قدیمہ
سید صبور علی ندوی ۱۵

۸۔ مولانا محمد علی مونگیری ۲۲
مولانا سید محمد الحسنی ندوی

کتابت
محمد عبدالستار واحدی
غلام یٰسین تبسم

عالم اسلام کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

افاداتِ عارفی

ضبط و ترتیب محمد جمیل خاں

اصلاحِ نفس ہونی چاہیئے

ملفوظات طیبات حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب مدظلہ العالی

فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ اصلاح نفس ہونی چاہیئے۔ اب ان اجتماعات، رسم ورواج وغیرہ اور سیرت کے جلسوں کی خوبیاں اور نقصانات بیان کرکے دیکھیں تو پتہ چل جائے گا کہ اس کے مضرات کتنے ہیں۔ جہاں تک بزرگوں سے سُنا ہے اور ہماری سمجھ میں آیا ہے کہ ہر وہ چیز جو دین سمجھ کر ایجاد کی جائے مگر اس پر بزرگوں کا عمل نہ ہو اور نہ ہی صحابہ کرامؓ سے ثابت ہو تو وہ کام اگرچہ کتنا ہی اچھا اور نیک دکھائی دیتا ہو چونکہ زمانہ فساد کا ہے اس میں فساد کا موجب زیادہ ہے۔ مثلاً یہ کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ چند لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور قرآن شریف پڑھ کر دعا کرتے ہیں اسی طرح ختم شریف، جمع ہو کر اذکار کرتے ہیں اور آئمہ شریف پڑھتے ہیں اس میں مفاسد زیادہ ہے اس لئے کہ پہلے تو مقتدیوں میں عقیدت آئے گی پھر وہ عادت بن جائے گی (ایک کام کرنا ہے) اور پھر ناغے آئیں گے اور جلد ہی عقیدت ختم ہو جائے گی اس کے بعد غیبت اور آپس میں تنازعات شروع ہو جائیں گے اور مفاسد پیدا ہو جائیں گے جب شریعت نے اس کام کا حکم نہیں دیا تو کیوں کریں۔

فرمایا: کہتے ہیں کہ برکت ہوتی ہے بے شک ٹھیک ہے قرآن مجید پڑھنے سے برکت تو ہوتی ہے لیکن اس سے مقصد کیا ہے؟ انفرادی برکت یا پڑھنے والوں کی برکت؟ انفرادی برکت اور نفع مطلوب ہے تو اپنے گھر میں بھی قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں، اجتماع کی کیا ضرورت ہے؟ اپنے گھر میں پڑھتے تو برکت بھی ہوتی۔ پھر ان میں انہماک کرنے سے اور کتنے مفسدے پیدا ہوتے ہیں۔ ابتداءً تو ذہن میں یہ بات آ جاتی ہے کہ ہم نیک کام کر رہے ہیں لیکن بعد میں اس کے ساتھ دوسرے غلط داعیے شروع ہو جاتے ہیں مثلاً درود و سلام اور دوسری بدعات۔ الحاصل جو چیز بزرگوں سے منقول نہیں اس میں مفسدہ کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے اسی لئے علماء کرام نے اس سے منع کیا ہے۔

فرمایا: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ محلے والے آپس میں ایک دوسرے سے ملتے نہیں اجنبیت رہتی ہے، اس کو دور کرنے اور آپس میں اُنس پیدا کرنے کے لئے ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اب جب جمع ہوں گے تو لہو ولعب سے بچنے کے لئے محفل قرآن کر لیتے ہیں تاکہ اجتماع بھی ہو جائے اور اُنس بھی پیدا ہو جائے اور ثواب بھی مل جائے۔ فرمایا: کہ شریعت مطہرہ نے اس کا بھی بندوبست کر دیا کہ پانچ وقت کی نماز میں جماعت کا اہتمام اسی لئے ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کے حالات معلوم ہوں اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک رہیں اور اجنبیت ختم ہو اور ملاقات سے انسیت پیدا ہو۔ پھر ان محافل کے اندر نام و نمود اور ریاکاری اور دوسروں کی خوشنودی زیادہ ہوتی ہے اور اخلاص کم ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام
علی من لا نبی بعدہ

خوش آمدید اے ماہ رمضان

ماہ مبارک اپنی سعادتوں اور برکتوں کے ساتھ سایہ فگن ہے ، ایمان کی بہار آئی ہوئی ہے ، مساجد ذکر و تلاوت اور تراویح سے منور ہیں ، اللہ تعالیٰ کے باتوفیق بندے اس ماہ مبارک کی دولتوں کو سمیٹنے اور دنیا بھر کی ظلمتوں اور کدورتوں سے دل کو غسل دینے میں مصروف ہیں ، کیسے خوش بخت ہیں وہ سعادت مند جو اس ماہ مبارک میں حق تعالیٰ شانہٗ کی جانب سے رحمت و مغفرت کا پروانہ حاصل کر لیں اور کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو رحمت کبریٰ کی قدر شناسی سے محروم رہیں۔

حق تعالیٰ شانہ نے اپنی رحمت و عنایت سے رمضان مبارک کے روزے فرض فرما دیئے ہیں۔ روزہ کیا ہے ؟ محبوب حقیقی جل مجدہٗ کی رضا کے لیے اپنی خواہشات کو چھوڑ دینا ۔ عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ روزہ بس کھانے پینے اور جنسی خواہش کے چھوڑنے کا نام ہے ۔ مگر یہ روزہ کی صرف ظاہری صورت ہے ۔ ورنہ اہل نظر کے نزدیک اس کی اصل حقیقت اپنی تمام خواہشات کو رضائے الٰہی کے تابع کر دینا ہے ۔ جو شخص روزہ رکھ کر ناجائز چیزوں سے پرہیز نہیں کرتا وہ روزے کی حقیقت سے بے خبر ہے ۔ اس لیے ضروری ہے رمضان مبارک میں ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا اہتمام کیا جائے ۔ خصوصاً جھوٹ ، غلط بیانی ، غیبت اور چغلی جیسے کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے ۔ حدیث شریف میں ہے ۔

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس للّٰه حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه۔	جو شخص جھوٹ بولنے کو اور بدعملی کو نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو کچھ ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ماہ مبارک کے روزہ کی حکمت "لعلکم تتقون" ارشاد فرمائی ہے ۔ یعنی تمہیں متقی اور پرہیزگار بنانے کے لیے روزے فرض کئے گئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے اپنے نفس سے معاہدہ کر لیتے ہیں کہ برخوردار ! تم نے گیارہ مہینے اپنی خواہشات پر عمل کیا ۔ یہ ماہ مبارک حق تعالیٰ شانہٗ کا خاص مہینہ ہے ۔ کم از کم اس میں تو اللہ تعالیٰ کی حکم برداری کر لو ۔ بزرگوں کا ارشاد ہے کہ آدمی جس کیفیت سے رمضان مبارک گذارتا ہے سارے سال تک اس کے اثرات باقی رہتے ہیں ۔ اگر ماہ مبارک تقویٰ و پرہیزگاری کی پوری پابندی کے ساتھ گذار لیا جائے تو ان شاء اللہ آئندہ بھی اس کی توفیق ہوتی رہے گی ۔ اس لیے ضروری ہے کہ صرف بھوک پیاس کا روزہ نہ ہو بلکہ آنکھ کا بھی روزہ ہو ، زبان کا بھی روزہ ہو ، کان کا بھی روزہ اور دل کا بھی روزہ ہو ، غرض اپنے تمام اعضاء و جوارح کا روزہ ہو ۔ تمام چیزوں کی حفاظت و نگہداشت کی جائے ۔

روزہ میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آدمی حکم الٰہی کے سامنے اپنی ان عادات کو بھی چھوڑ دیتا ہے جو دوسرے اوقات میں اس کے لیے جائز اور مباح ہیں، اگر پورے اہتمام کے ساتھ رمضان المبارک میں غلط اور ناجائز عادات کے چھوڑنے کا عزم کر لیا جائے تو انشاء اللہ ایک مہینے کے مسلسل مجاہدے اور ریاضت سے احکام الٰہیہ کے سامنے اپنی خواہشات کو فنا کرنے کی عادت ہو جائے گی اور جو شخص حکم الٰہی کے احترام میں اپنے نفس کے تقاضوں کو چھوڑنے کا عادی ہو جائے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت اس کے لیے واجب کر دیتے ہیں۔

روزے کے علاوہ رمضان مبارک کا خاص تحفہ تراویح کی نماز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

من قام رمضان ایماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه۔

جو شخص ایمان کے جذبے سے اور ثواب کی نیت رکھتے ہوئے رمضان مبارک کا قیام کرے اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

* * *

اس لیے ضروری ہے کہ رمضان مبارک میں پنجگانہ فرائض کی جماعت کے ساتھ پابندی کا بھی پورا پورا اہتمام کیا جائے۔ آدمی شروع ہی سے یہ عزم کر لے کہ انشاء اللہ ماہ رمضان مبارک میں کوئی نماز باجماعت فوت نہیں ہوگی۔ بلکہ تکبیر تحریمہ کی پابندی کا بھی عزم کر لیا جائے اسی کے ساتھ نماز تراویح کا بھی پورے عزم اور حوصلہ سے اہتمام کیا جائے۔ یہ رمضان کی وہ اضافی عبادت ہے جو دوسرے اوقات میں میسر نہیں آسکتی۔

رمضان مبارک کو قرآن کریم سے خاص تعلق ہے۔ کیونکہ یہ نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ گویا تراویح کی شکل میں نزول قرآن کا جشن ہوتا ہے، اس لیے اس ماہ مبارک میں قرآن کریم کی تلاوت کا جتنا اہتمام ہو سکے کم ہے ہر شخص اپنے حالات واستطاعت کے مطابق تلاوت کی ایک مقدار مقرر کر لے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ایسے ہوتے ہیں جو رمضان مبارک میں روزانہ ایک قرآن ختم کرتے اور ایسے تو بے شمار ہیں جن کا معمول دو تین دن میں ختم قرآن کا تھا الغرض ہر مسلمان کو رمضان مبارک میں تلاوت قرآن کی زیادہ سے زیادہ حرص ہونی چاہیئے۔ اور اس کے علاوہ رمضان مبارک میں ذکر الٰہی کا بہت زیادہ اہتمام کیا جائے۔ حدیث شریف میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ اور استغفار کی بہت زیادہ تاکید اور فضیلت آئی ہے نیز اللہ تعالیٰ سے جنت کی درخواست کرنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔ ان چیزوں کا بطور خاص اہتمام کیا جائے۔ اس ماہ مبارک میں دعائیں بہت مقبول ہوتی ہیں خصوصاً سحری اور افطار کے اوقات دعاؤں کی قبولیت کے خاص اوقات ہیں۔ اس لیے ان مبارک لمحات میں دعا و التجا کا بھی خوب اہتمام کیا جائے اور دنیا و آخرت کی جتنی حاجتیں کریم آقا کی بارگاہ میں پیش کر سکتا ہو اس سے دریغ نہ کرے۔

حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو ماہ رمضان مبارک کے نورانی اوقات کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، اور پوری امت کے حق میں رحمت و سعادت کے فیصلے فرمائیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ واتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

محمد یوسف لدھیانوی

قادیانی "مسیح موعود" اور "مصلح موعود" کا باہمی اختلاف

مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیر والی

مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے کہ وہ اپنے ایک الہام کی رو سے "مسیح موعود" ہیں۔ اور ان کے بیٹے مرزا محمود احمد جو جماعت قادیانیہ کے دوسرے سربراہ تھے۔ اُن کا کہنا ہے کہ وہ اپنے باپ کی ایک تحریر کی رو سے "مصلح موعود" ہیں۔ ہم "مسیح موعود" اور "مصلح موعود" کی تحریروں سے ان کے باہمی اختلاف کا پہلو اجاگر کرکے نتیجہ کی تہ تک پہنچنا قارئین کرام کے شعور وانصاف پر چھوڑتے ہیں۔

پہلا اختلاف

"مسیح موعود" مرزا غلام احمد "آئینہ کمالات اسلام" کے صفحہ ۳۴۲ پر لکھتے ہیں: "بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں"

"مصلح موعود" مرزا محمود احمد اس کے خلاف اخبار الفضل قادیان ۱۶ جون ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گذشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے۔ حضرت یحییٰ کو صرف ایک نبی کا نام دیا گیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جن کے لیئے حضرت یحییٰ ایک دلیل کے طور پر ہیں۔ تمام گذشتہ انبیاء کے نام دیئے گئے ہیں"

دوسرا اختلاف

"مسیح موعود" مرزا غلام احمد "آئینہ کمالات اسلام" کے صفحہ ۳۳۹ پر لکھتے ہیں کہ "انبیاء اس لیئے آتے ہیں کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں۔ اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرادیں۔ اور بعض احکام کو منسوخ کریں۔ اور بعض نئے احکام لائیں"

"مصلح موعود" صاحب اس کے خلاف "حقیقۃ النبوۃ" کے صفحہ ۱۳۲ پر لکھتے ہیں "ناواقف مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کے لیئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے۔ یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے۔ یا بلا واسطہ نبوت پائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے ذریعہ اس غلطی کو دور کروا دیا۔ اور بتایا کہ یہ تعریف تو قرآن کریم میں نہیں۔ قرآن کریم تو یہ فرماتا ہے فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول"

تیسرا اختلاف

"مسیح موعود" صاحب "آئینہ کمالات اسلام" کے صفحہ ۴۲ پر لکھتے ہیں "مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی گئی ہے کہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے مرنے کے بعد آئے گا۔ نام اس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے۔ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اب تک اس عالم جسمانی میں تشریف فرما نہیں ہوئے۔ کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ میں فرمارہی ہے کہ جب مسیح اس عالم جسمانی سے رخصت ہوجائے گا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم جسمانی میں تشریف لاویں گے"

"مصلح موعود" صاحب اپنے باپ کے اس قول کے خلاف "انوار خلافت" کے صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں "پس اس آیت یعنی ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام والے رسول

کے ہیں یہ آپ کے وقت میں پورے ہوں۔ تب بے شک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے۔ کیونکہ جب تمام نشانات آپ میں پورے ہوگئے۔ تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی وجہ کیا ہے۔ لیکن یہ بات بھی نہیں "

چوتھا اختلاف

"مسیح موعود" صاحب "ازالہ اوہام" حصہ دوم ص۴۶۹ پر لکھتے ہیں "صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے۔ اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بالکل ممتنع ہے اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لیے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع و تابع ہو"

"مصلح موعود" صاحب اس کے برعکس "حقیقۃ النبوۃ" ص۱۵۰ پر لکھتے ہیں "بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ ایک نبی دوسرے کا متبع نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ بسبب قلت تدبر ہے"

پانچواں اختلاف

"مسیح موعود" صاحب کا ایک الہام "البشریٰ" جلد دوم ص۹۰۔ بدر قادیان ۷ فروری ۱۹۰۳ء الحکم قادیان جلد ۷ نمبرہ ص۱۶ میں یوں درج ہے "اصلی واصوم اسہر وانام واجعل لک انوار القدوم واعطیک ما یدوم ان اللہ مع الذین اتقوا (میں نماز پڑھوں گا۔ اور روزہ رکھوں گا۔ جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔ اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں)"

"مصلح موعود" صاحب اس الہام کے خلاف الفضل ۱۰ مارچ ۱۹۱۹ء میں لکھتے ہیں کہ "دنیا کے مددگار اور دنیا کی

معین و مددگار تو غافل ہو جاتے ہیں۔ لیکن نہ غافل ہونیوالی ہستی اگر کوئی مانع ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے۔ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند"

چھٹا اختلاف

"مسیح موعود" صاحب "توضیح مرام" کے ص۱۹ پر لکھتے ہیں کہ "اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے۔ کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولا نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا"

"مصلح موعود" صاحب اس کے خلاف "حقیقۃ النبوۃ" ص۱۹۰ پر لکھتے ہیں "دوسری دلیل حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے اور نواس بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کرکے آپ کو پکارا گیا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد ہیں اس امر کے کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں"

ساتواں اختلاف

"مسیح موعود" نے مجموعہ اشتہارات "تبلیغ رسالت" جلد ۳ ص۱۱۳ پر لکھا ہے "اور لوگوں نے ہمارے نشانوں کی تکذیب اور ان سے ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کے شر کو دور کرنے کے لئے تیرے لئے کافی ہوگا۔ اور انہیں یہ نشان دکھلائے گا۔ کہ احمد بیگ کی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائے گی۔ اور خدا اس کو پھر تیری طرف لائے گا۔ یعنی آخر وہ تیرے نکاح میں آئے گی۔ اور خدا سب روکیں درمیان سے اٹھا دے گا۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ نیز "تبلیغ رسالت" جلد ۳ ص۱۱۵ پر لکھتے ہیں کہ "خدا نے فرمایا ہے کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا۔ اور تجھے دوں گا۔ اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی۔ اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ اور میں سب روکوں کو اٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں"

"مصلح موعود" صاحب الفضل ۲ اگست ۱۹۲۳ء ص۵ پر لکھتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں تھا کہ وہ لڑکی (یعنی محمدی بیگم) آپ کے نکاح میں آئے گی۔ پھر ہرگز یہ نہیں بتایا گیا کہ

باقی صفحہ ۱۰ پر

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں بارہویں صدی کے اکابرینِ امت کا عقیدہ

تحریر: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ملا جیونؒ کا عقیدہ

شیخ احمد بن ابی سعید المعروف بہ ملا جیون امیٹھویؒ (م ۱۱۳۰ھ) تفسیراتِ احمدیہ میں سورۃ الزخرف کی آیت "وانہ لعلم للساعۃ" کے ذیل میں لکھتے ہیں:

معناہ انہ علم للساعۃ اے یعلم من نزولہ دنو الساعۃ وقرب القیامۃ (صفحہ ۱۵۲)

اس کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے علم کا ذریعہ ہیں یعنی ان کے نزول سے قیامت کا قریب ہونا معلوم ہوگا۔

اس کے بعد خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کی تفصیل درج کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں:

ثم انزل عیسیٰ بن مریم یتزوج ویولد لہ علیہ السلام ویمکث اربعین سنۃ ثم یموت ویدفن فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقوم ھو وعیسیٰ بن مریم وابوبکر وعمر ولھذا ورد لفظ الحدیث۔ (ص۱۵۳)

پھر جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو شادی کریں گے ان کے اولاد ہوگی۔ زمین میں چالیس برس رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مطہرہ میں دفن ہوں گے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکٹھے اٹھیں گے۔ اسی کے ساتھ حدیث کا لفظ وارد ہوا ہے

⁂ ⁂ ⁂

شیخ احمد الدردیرؒ کا عقیدہ

الامام العارف الشیخ احمد بن محمد بن احمد الدردیر المالکیؒ (۱۱۲۷ — ۱۲۰۱ھ) اپنے عقیدہ منظومہ مسمّی بہ "الخریدۃ البھیۃ" میں فرماتے ہیں:

وبکل ما جاء عن البشیر
من کل حکم صار کالضروری

ترجمہ: اور ان تمام امور پر ایمان لانا واجب ہے جو عام و خاص میں مشہور ہونے کی وجہ سے دین کے بدیہی مسائل بن گئے ہیں

اور اس کی شرح میں ضروریات دین کی مثالیں دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

وکشرائط الساعۃ الخمسۃ المتفق علیہا ..... اولہا خروج المسیح الدجال ..... ثانیہا نزول المسیح عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام من السماء وقتلہ الدجال ...... (صفحہ ۵)

اور مثلاً قیامت کی پانچ متفق علیہ علامتیں۔ اول مسیح دجال کا نکلنا۔ دوم حضرت مسیح بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا۔

شیخ الاسلام بخاری دہلوی کا عقیدہ

شیخ الاسلام محی الدین بن محب اللہ بن نور اللہ بن نور الحق

بن شاہ عبد الحق محدث دہلوی شرح بخاری میں باب "نزول عیسیٰ علیہ السلام" کے تحت لکھتے ہیں :۔

"وگفتہ اند از حکمت در نزول عیسیٰ علیہ السلام نہ غیر وی از انبیاء رد بر یہودیت کہ گفتند کہ زعم مے کردند کہ کشتند و بردار کشیدہ اند او را یا برای نزدیک بودن اجل او تا دفن کردہ شود در زمین زیرا چہ نمی سزد ہیچ آفریدہ از خاک را اینکہ بمیرد در غیر خاک یا بجہت آنکہ دعا کردہ بود خدا را وقتیکہ دید صفت محمد مصطفیٰ وامت او را اینکہ بگرداند عیسیٰ را از ایشاں پس قبول کرد خدائے تعالیٰ دعاء او را و باقی داشت او را تا نزول کند در آخر زماں و تجدید کند امر اسلام را پس اتفاق شود خروج دجال پس بکشد دجال را یا بجہت تکذیب نصاریٰ و اظہار زیفِ ایشاں در دعویٰ ایشاں اباطیل را یا بجہت اقرب بودن او است از دیگراں با آنحضرت در زمان" (شرح شیخ الاسلام برحاشیہ تیسیر القاری) (صلاع ج ۲)

اور علماء نے کہا ہے کہ صرف عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مقدر ہوا کسی اور نبی کا نہیں۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ اس سے ایک تو یہود پر رد کرنا مقصود تھا کہ وہ سمجھے کہ انہوں نے آپ کو قتل کر ڈالا اور سُولی دے دیا یا اس لیے کہ ان کی موت کا وقت قریب آگیا تھا اس لیے ان کو نازل کیا گیا تاکہ زمین میں دفن کئے جائیں اس لیے کہ جو شخص مٹی سے پیدا ہوا ہو اس کی موت بھی زمین پر ہی ہونی چاہیئے۔ یا اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی صفت ملاحظہ کی تو حق تعالیٰ شانہٗ سے دعا کی تھی کہ ان کو بھی امت محمدیہ میں شامل کر دے۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو زندہ رکھا یہاں تک کہ وہ آخری زمانہ میں نزول فرمائیں گے۔ اور دین اسلام کی تجدید کریں گے اس وقت دجال نکلا ہوا ہو گا پس اس کو قتل کریں گے۔ یا ان کا نزول نصاریٰ کی تکذیب اور ان کے ظلم و تعدی اور ان کے غلط اور باطل دعووں کی تردید کے لیے ہو گا یا اس وجہ سے کہ وہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باعتبار زمانہ کے اقرب ہیں۔

بقیہ :- باہمی اختلاف

کوئی روک ڈالے گا۔ تو وہ دور کیا جائے گا۔ بلکہ یہ پیشگوئی ایک وعید کے طور پر تھی "۔

آٹھواں اختلاف

"مسیح موعود" صاحب لکھتے ہیں کہ "حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے" (الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ)

"مصلح موعود" صاحب اس کے خلاف " حقیقۃ النبوۃ " صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں کہ " میں نے "القول الفصل" میں لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی امتی نبی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے کہ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گزرے ہیں۔ ان میں یہ قوت قدسیہ نہ تھی۔ جس سے وہ کسی شخص کو نبوت کے درجہ تک پہنچا سکتے۔ اور صرف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک انسان کامل گزرے ہیں جو نہ صرف کامل بلکہ مکمل تھے یعنی دوسروں کو کامل بنا سکتے تھے "۔

نواں اختلاف

"مسیح موعود" صاحب کا ایک قول مکتوبات احمدیہ جلد سوم صفحہ ۲ پر یوں درج ہے کہ " مسیح کو جو بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملی۔ کیونکہ مسیح آنجناب پر ایمان لایا۔ اور بوجہ اس ایمان کے مسیح نے نجات پائی۔ پس قرآن کی رو سے مسیح کے محسن پاک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں "

"مصلح موعود" صاحب اس کے خلاف "حقیقۃ النبوۃ " صفحہ ۱۴۰ پر لکھتے ہیں " اسی طرح نبوت کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری اور حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) دونوں نبی ہیں۔ فیضان پانے کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری نے براہ راست فیضان پایا ہے۔ اور حضرت مسیح محمدی (غلام احمد) نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سب کچھ حاصل کیا ہے "

العیاذ باللہ

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے؟

تحریر: حافظ ارشاد احمد دیوبندی طاہر پیر

سیدنا حضرت عیسیٰ وعلیٰ نبینا علیہما الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی حیات کا عقیدہ قرآن و حدیث اور ملت اسلامیہ کے سواد اعظم کا متفقہ عقیدہ ہے جس میں امت محمدیہ میں کسی کا نہ کوئی اختلاف ہے نہ شک وشبہ بلکہ قرآن و حدیث پر کامل ایمان رکھنے والے کسی فرد کو بھی کسی طرح انکار کی گنجائش تک نہیں کیونکہ قرآن کریم نے کئی مقامات پر بڑی وضاحت کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ ط وکان اللہ عزیزاً حکیماً ○ ترجمہ: اور اس کو قتل نہیں کیا بے شک، بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور اللہ ہے زبردست حکمت والا (ترجمہ از حضرت شیخ الہند رح)

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بوقت نزول قرآن کریم یہ تو کسی کا عقیدہ بھی نہیں تھا کہ ابن مریم علیہ السلام طبعی موت مر کر کسی مقام پر دفن ہیں ہاں بعض یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ ہم نے ان کو قتل کر دیا ہے مگر قتل یا سولی میں سب یہود متفق نہیں تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب یہود نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تختۂ دار پر لٹکانے کا فیصلہ کیا تو جو آدمی پیش پیش تھا اور آپ کو سب سے پہلے مار ڈالنا چاہتا تھا قدرت نے اسی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ کر دیا یہود نے سمجھا کہ یہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں اس لیے اس آدمی کو انہوں نے سولی پر لٹکا دیا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رب قدیر نے آسمان ثانی پر اٹھا لیا یہ واقعہ قرآن و حدیث میں بڑی صراحت سے موجود ہے۔ (اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں حضرت علامہ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدظلہ العالی کو. آپ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی میں اس سے متعلق بڑا علمی مضمون مسلسل رقم فرما رہے ہیں اہل علم کو اس سے ضرور استفادہ کرنا چاہیئے) مگر آج کل وقفہ وقفہ سے اخبارات کے صفحہ اول پر جلی سرخیوں کے ساتھ نمایاں طور پر قادیانیوں کی طرف سے ایک گہری سازش کے تحت یہ خبریں آ رہی ہیں کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی تحقیق ہو گئی ہے جو کہ کشمیر میں ہے (العیاذ باللہ) بلکہ قبر کی تصویر بھی چھاپ کر نیچے لکھ دیا جاتا ہے (مزار حضرت عیسیٰ)۔

نہایت ہی افسوس کا مقام ہے اور ہمیں ان قومی اخبارات سے گلہ بھی ہے کہ آخر قرآن و حدیث کے ان بیّن اور ٹھوس دلائل کے باوجود ایک غیر مسلم اقلیت گروہ کی حوصلہ افزائی کیوں کی جاتی ہے؟ جب کہ بحیثیت مسلمان سب کا یہی ایمان ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وقت مقررہ پر دوسرے آسمان سے اتریں گے آپ دجال کو قتل کریں گے یہاں تک کہ دجال کا خون بھی آپ کے نیزے کو لگا ہوا سب کو نظر آئے گا۔ اس وقت سب اہل کتاب آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ (ترجمہ حدیث نبوی) ان دلائل کی موجودگی میں کوئی کس طرح باور کر سکتا ہے کہ جو آسمان پر بحیات موجود ہیں ان کی قبر کشمیر میں کس طرح واقع ہو سکتی ہے؟

غلط فہمی کی وجہ

مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ دجل و تلبیس اور تاویل و تحریف میں واقعی غیر معمولی فطرت کا حامل تھا اس نے اسلامی تعلیمات۔ احکامات کو غلط ملط کرنے کے لیے تاویلات و تحریفات کا ایسا انبار لگایا ہے کہ نفس امارہ

بلکہ سیدنا حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو جنت الفردوس سے نکالنے کا سبب بننے والے موں کے بھی کان کترتے ہیں۔

قارئین کرام! کشمیر کے ایک شہر "سرینگر" میں جس قبر کی بوجوہ نشاندہی کی جا رہی ہے واللہ العظیم سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قبر نہیں ہے بلکہ وہ کسی ادنٰی مومن و مسلمان کی قبر بھی نہیں ہے بس وہ صرف ایک فراڈ ہے، دھوکہ ہے۔

"بدھ کی موت کے بعد جب ان کو نذر آتش کیا گیا تو کئی لوگوں نے اس کی راکھ لے کر اپنے ملکوں میں یادگاری "استوپ" قائم کئے سرینگر "کشمیر" میں بھی بدھ کی راکھ کا یہ ایک "استوپ" قائم ہوا جو اس وقت سے لے کر آج تک "یوزاسف" کے نام سے مشہور ہے یہ حقیقت تو تاریخ کا ایک ادنٰی طالب علم بھی جانتا ہے کہ کشمیر ۱۳۴۲ء تک بدھ مت وغیرہ کے تسلط میں رہا۔ اس کے بعد اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ المختصر ۱۴ ویں صدی عیسوی تک کشمیر کی آبادی بدھ یا برہمنی مذہب کی مقلد رہی۔ مسلمان جب کشمیر میں داخل ہوئے تو انہوں نے بدھ کے مقلدین کو "یوزاسف" کے پیروکار کہا۔ اگر دماغ میں بھوسہ بھرا ہوا نہیں فکر نامی کوئی چیز بہت تھوڑی مقدار میں بھی موجود ہے تو سوچنا چاہیئے کہ جب یہ قبر انیس سو برس کی پرانی ہے تو پھر اس قبر کو تعمیر کے وقت اسلامی ملکوں میں نہیں ہونا چاہیئے تھا کیونکہ ۱۹ سو برس قبل کا دور، کشمیر کا اسلامی دور نہیں تھا۔ بلکہ اس وقت اسلام کی نورانی کرنیں کشمیر کے کسی احاطہ میں نہیں پڑی تھیں۔

یوزاسف کون تھا؟

جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں ہم وضاحت کر چکے ہیں یہ یوزاسف جو کہ اصل میں "بوذاسف" ہے بدھ کے نام کا مخفف ہے مگر مرزا صاحب قادیانی نے ایک بڑی سازش تیار کر کے ایک گمراہ کن کتابچہ جس کا نام "راز حقیقت" ہے اس کتابچہ میں قبر کے گرد و نواح کا نقشہ وغیرہ بھی دیا گیا ہے۔

اور بزعم خویش تحریفات کے انبار میں سے متعدد "نادیوں" سے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے کہ العیاذ باللہ' یہ یوزاسف یسوع مسیح ناصری ہے جس کی قبر سرینگر میں موجود ہے جس مذموم اور گمراہ کن مقصد کی تکمیل کے لیے بدھ کے استوپ کو عیسٰی علیہ السلام کی قبر بنایا گیا ہے وہ سب پر عیاں ہے کہ جب عیسٰی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو احادیث مقدسہ کے ذخیرہ میں جو خبر موجود ہے کہ آخر دور میں عیسٰی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے وہ میں ہوں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اللہ تعالٰی حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو نور علیٰ نور بنائے جنہوں نے اپنی تصنیف "عرب و ہند کے تعلقات" میں اس پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا ہے جس میں وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ یہ مرزا قادیانی کی فاسقانہ لغزش ہے۔ ماہنامہ معارف اعظم گڑھ نے بھی ایک محققانہ مقالہ میں اپنے جریدہ کا ایک مستقل نمبر شائع کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ

دال کا حرف قدیم ایرانی میں ذال سے لکھا جاتا ہے اور "ود" کی بجائے دال بولا جاتا ہے۔ اس لیے "بودھ" بودا، اور بودا، بوذا ہوا۔ بہرحال بوذاسف بدھ کے نام کی بگڑی ہوئی شکل ہے جیسے ابن ندیم نے الفہرست جلد دوم میں صراحت کی ہے کہ اس کے بعض املاء جو مختلف نسخوں میں ملتے ہیں وہ یوں ہیں۔ نواسف، یواسف، برسف بوذاسف، بوذاسف بوراسف، بوداسف، سوراشف، ہیں۔ الغرض اس لفظ کی کئی ارتقائی اور بگڑی ہوئی شکلیں تاریخی کتب میں منقول ہیں رفتہ رفتہ بوذاسف بگڑ کر یوذاسف زبانوں پر چڑھ گیا اور یوذاسف سے بدھ سمجھا جانے لگا۔ مولانا ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ بغداد کے عباسی خاندان کے مشہور وزراء برامکہ بھی اصل میں بدھ مت کے پیروکار تھے۔

یہ سیاہ جھوٹ ہے

مرزا قادیانی علیہ ما علیہ نے "اکمال الدین واتمام النعمت" کے مصنف پر ایک سیاہ ترین جھوٹ اور الزام لگا کر لکھا ہے کتاب اکمال الدین و اتمام النعمت میں یسوع کے سفر ہندوستان کے حالات درج ہیں اور وہاں کا نام یوذاسف درج ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

جواباً تحریر ہے کہ مرزائی گروہ کو ایک بار پھر اس کتاب کا مطالعہ کرکے اپنے جھوٹے نبی کے بین جھوٹ کا مشاہدہ کر لینا چاہیئے۔ یہ کتاب دراصل اعتقادیات کی کتاب نہیں اس میں اقوال اور حکایات ہیں یوذاسف کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ اس کا مذہب تقیہ وغیرہ کر کر کے لوگوں کو دھوکہ دینا تھا اور پھر اس کے والد کا نام "ملکا من ملوک الہند" لکھا ہے حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے اور قرآن کریم کی گواہی ہے کہ اللہ رب العالمین نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ پیدا فرمایا تفصیل کی ضرورت نہیں اس لیے کہ یہ تفصیل ہر مسلمان کو معلوم ہے۔ یہ بھی واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ کی والدہ ماجدہ بی بی مریم کو بھی مرزا قادیانی نے متعدد اقسام پر مشتمل برہنہ گالیاں دی ہیں جب کہ کوئی شریف آدمی بھی یہ زبان سن کر شرم ساری محسوس کرتا

ہے۔ اس ساری گفتگو کا خلاصہ المختصر مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری نوراللہ مرقدہ کے ایک ملفوظ پر ختم ہوتا ہے حضرت مرحوم و مغفور مدح فرمایا کرتے تھے کہ بالفرض عام انسانوں کی مانند سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت بھی واقع ہو جائی ہے۔ تب بھی مرزا قادیانی کو آپ کی موت سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا بھلا یہ کس کتاب میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات بالفرض تسلیم ہونے کے بعد مرزا قادیانی علیہ ما علیہ العیاذ باللہ نقل کفر کفر نہ باشد نبی ہو سکتا ہے عجب کہ دین کامل و مکمل ہو چکا ہے بقول مولانا ظفر علی خان مرحوم

اکملت کو پڑھ کے زبان عربی میں
ظلی و بروزی کی نبوت کو مٹا دو۔

بقیہ :- خصائل نبوی ؐ

اسحٰق عن مسلم بن نذیر عن حذیفۃ ابن الیمان قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضلۃ ساقی او ساقہ فقال ھذا موضع الازار فان ابیت فاسفل فان ابیت فلا حق للازار فی الکعبین۔

۴ ۔ حذیفہ بن الیمان کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کے یا اپنی پنڈلی کے گوشت کا حصہ پکڑ کر یہ فرمایا کہ یہ حد ہے لنگی کی اگر تجھے اس پر قناعت نہ ہو تو اس سے کچھ نیچی سہی، اگر اس پر بھی قناعت نہ ہو تو لنگی کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں لہٰذا ٹخنوں تک نہیں پہنچنا چاہیے

فائدہ : ٹخنوں سے نیچے لنگی یا پاجامہ وغیرہ کا لٹکانا حرام ہے۔ لیکن علماء کرام نے ضرورت کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے کہ اگر کسی شخص کے ٹخنے میں پھنسی ہو جس سے مکھی وغیرہ بیٹھتی ہے تو ایسے شخص کو اس کی حفاظت کے لئے لنگی یا پاجامہ لٹکا لینا جائز ہے جب تک کہ زخم اچھا ہو۔

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمد للہ پاکستان میں پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، ہمارا ان کمپنیاں
اور تاجر حضرات ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل
ہیں

فون: ۲۳۹۶۸۸ ، ۲۳۹۶۶۴۷

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

آثارِ قدیمہ اور قرآن مجید

تحریر سید صبور علی صاحب ندوی مدظلہ

آثارِ قدیمہ سے مراد امم سابقہ کی بستیوں کے وہ پرانے نشانات اور کھنڈرات ہیں جو کرۂ ارض پر موجود ہیں یہ آثارِ قدیمہ اُمم سابقہ کی تہذیب و تمدن اور عروج و زوال کی یاد دلاتے ہیں۔ ان کی سیر و سیاحت اور مشاہدے سے انسانی علمی ورثے میں قیمتی اضافہ ہوتا ہے۔ عبرت اور بصیرت حاصل ہوتی ہے۔

دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں آثار قدیمہ موجود ہیں۔ اوران کی حفاظت کے لئے محکمہ آثار قدیمہ موجود ہیں۔ برصغیر ہند و پاک میں بھی یہ موجود ہیں مثلاً موئن جو دڑو، ہڑپہ، ٹیکسلا، اجنتا کے غار، گوتم بدھ کے مندر وغیرہ۔

قرآنِ مجید کے مخاطب اول عرب تھے اس لئے اس میں صرف ان آثارِ قدیمہ کا ذکر ملتا ہے جن کا تعلق جزیرۃ العرب اور مصر سے ہے۔ مثلاً بابل، نینوٰی، وادئ غار و ثمود۔ سینائی میں اصحاب مدین اور قوم لوط، اصحاب الرس، اصحاب الایکہ، قوم تبع قوم فرعون اور قوم سبا وغیرہ وغیرہ۔

آثار قدیمہ کی سیاحت کا قرآنی حکم

قرآن دنیا کی واحد آسمانی کتاب ہے جس نے مشاہدۂ کائنات کی کھلی دعوت کے ذیل میں آثار قدیمہ کی سیرو سیاحت کا حکم دیا ہے تاکہ لوگ امم سابقہ کے انجام پر غور کر سکیں، آیات کا مطالعہ کیجئے:۔

(۱) قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ۔
(اے محمدؐ) آپ کہیئے کہ زمین میں سیر کرو۔ پس دیکھو کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو تم سے پہلے تھے۔

(سورہ روم)

(۲) قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ۔
(اے محمدؐ) آپ کہیئے کہ زمین میں سیر کرو پس دیکھو مجرموں کا کیا انجام ہوا۔

(سورہ النمل)

آثار قدیمہ کی سیاحت کے فوائد

آثار قدیمہ کی سیاحت سے بے شمار فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ کھنڈرات مجسم درس عبرت ہیں انکا مشاہدہ انسانی وجود کو جھنجوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ قرآن نے ایک خاص بات بتائی کہ آثار قدیمہ کے مشاہدہ سے قلوب میں تعقل، بینائی اور بصارت پیدا ہوتی ہے۔ اس نے بتایا کہ عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بینائی کا ذریعہ صرف آنکھیں ہیں۔ لیکن یہ سامنے کی بات ہے، درحقیقت بینائی کا تعلق قلب بینا سے ہے کیونکہ آنکھیں بینا بھی ہوں تب بھی وہ قلوب نابینا ہو سکتے ہیں اور یہی اصل گمراہی اور اندھا پن ہے، اور یہ مرض آثار قدیمہ کی سیاحت سے دور ہوجاتا ہے اور کانوں میں لایعنی باتیں سننے کے بجائے حق کی آواز سننے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مضمون کی آیات قرآن کا مطالعہ کریں۔

قوم عاد کی ترقی

قوم عاد کا ایک برسر اقتدار اور ترقی یافتہ قبیلہ "ارم" تھا۔ اس نے فنِ تعمیر میں انتہائی ترقی کی تھی۔ کہ آس پاس کے ملک میں ان کی مثال نہیں ملتی تھی وہ ستونوں Pillars پر کئی کئی منزلہ عمارتوں کی تعمیر کیا کرتے تھے الفاظ میں اس ترقی کے بارے میں پڑھئے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝	(اے محمدؐ) کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ آپ کے رب نے اس قوم عاد کے ساتھ کیسا سلوک کیا جن میں قبیلہ ارم ستونوں والا تھا۔ ایسی ستونوں والی عمارتیں جن کے مثل دیگر شہروں اور ممالک میں نہیں بنائی گئی تھیں۔

قوم ثمود کی ترقی

قوم ثمود جسمانی طاقت کے لحاظ سے بہت مضبوط تھی وہ انتہائی فنکار قوم تھی وہ پہاڑوں کو تراش کر انتہائی خوبصورت اور نفیس مکانات بناتے تھے۔ جو اپنے فنِ سنگتراشی کا شاہکار ہیں اور آج بھی دنیا کے سیاحوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہیں۔

(۱) وَاذْكُرُوْا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۔ (سورۃ الاعراف)	اور (اے قوم ثمود) یاد کرو جب اس نے تم کو قوم عاد کا جانشین بنایا۔ اور زمین میں تم کو ٹھکانہ دیا۔ تم اس کے ہموار میدانوں میں محل بناتے ہو، اور پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے ہو۔
(۲) وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝	اور ثمود جو وادی (قریٰ) میں چٹانوں کو اندر سے کاٹ کر مکان بنایا کرتے تھے۔

قوم فرعون کی ترقی

وادیٔ نیل کی تہذیب محتاجِ تعارف نہیں۔ مصر کے آثار قدیمہ۔ ابوالہول سنگتراشی کا بے مثال نمونہ اور اہرام مصر کی بناوٹ کی سائنسی تکنیک اور ممی شدہ فراعنہ کی لاشوں سے کون واقف نہیں ہے۔ قرآن نے ان کی جملہ خصوصیات کو جامع الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔

"وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ"

(اور میخوں اور سریوں والا فرعون)

جو اس کی فوجی قوت اور ہر قسم کے استحکام کو ظاہر کرتا ہے۔

قوم عاد پر عذاب

عاد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم تھی آپ کی تمام کوششوں کے باوجود جب اکثریت ایمان نہ لائی بلکہ اس نے رسول خدا سے عذاب نازل کرنے کا مطالبہ کیا اور اس مطالبہ پر اصرار کیا تو صبح سحر کے وقت عذاب نازل ہونا اسطرح شروع ہوا کہ بادل ان کی وادیوں کی طرف آتے نظر آئے جنکو دیکھ کر قوم عاد خوش ہوئی کہ بارش رحمت نازل ہوگئی۔ لیکن درحقیقت یہ بادل عذاب لائے تھے، خوفناک آندھی چلنا شروع ہوگئی۔ جو سات رات اور آٹھ دن تک چلتی رہی "سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ" (سورۃ الحاقہ) جس نے ہر شے کو الٹ کر رکھ دیا۔ ہر طرف تباہی مچادی۔ اس نے پوری قوم کو ہوا میں اڑا دیا۔ اس طرح ان کی لاشیں دور تک میدانوں میں بکھر گئیں۔ اور وہ ایسی نظر آرہی تھیں گویا کھجور کے درخت جڑ سے اکھڑ کر ہر طرف پھیل گئے ہوں۔ ہر طرف موت رقص کر رہی تھی اور اس نے کسی جاندار کو زندہ نہ چھوڑا، ہر طرف ویران در و دیوار ایسے نظر آرہے تھے جیسے کبھی کوئی ان میں نہ رہا ہو۔

اس منظر کو قرآن کی تین سورتوں الاحقاف الذٰریٰت

اور القرآن سے پیش کیا جاتا ہے۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ (سورۃ الحج)	پس کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ اس سے ان کے دل ایسے ہو جاتے کہ وہ عقل رکھتے اور کان ایسے ہو جاتے ہیں کہ وہ ان سے سنتے کیونکہ بلاشبہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

آثار قدیمہ ہدایت کا ذریعہ ہیں

قرآن نے بتایا کہ دل کی آنکھیں کھول کر آثار قدیمہ کی سیاحت کرو، خصوصاً آثار کے قریب رہنے والے باشندے ہدایت کے لئے آثار قدیمہ کا بالغور مطالعہ کریں کہ ان میں عقل رکھنے والوں کے لئے بے شمار نشانیاں اور عبرت کا سامان موجود ہے۔

أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ (سورہ طٰہٰ)	پس کیا ان لوگوں کو ہدایت نہیں دی اس بات نے کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کیا جن کے مساکن میں یہ لوگ چلتے ہیں بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے۔

بستیوں کی تباہی کا پس منظر

تمام بستیاں ایک ہی قانون خداوندی کے تحت تباہ ہوئی ہیں اور وہ قانون یہ ہے کہ اولاً تو خدا نے جزا و سزا کے لئے جنت اور دوزخ بنائی ہے۔ جس کی نعمتیں اور جزا و سزا دائمی ہیں۔ لیکن جب قوموں نے انتہائی سرکشی اختیار کی، حق کو جھٹلایا۔ اس کا مذاق اڑایا۔ قوتِ خداوندی کو چیلنج کیا اور اپنے رسولوں سے انتہائی استہزاء و مذاق کے انداز میں عذاب الٰہی نازل کرنے کا مطالبہ اور اس مطالبہ میں جلد بازی کا مظاہرہ کیا۔ تو پھر عذاب آکر رہا اس مطالبہ کو قرآنی الفاظ میں سنیئے:۔

(۱) فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ	پس تو اس عذاب کو لیکر آجا جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچوں میں سے ہے۔
(۲) وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ	اور (اے رسول) یہ لوگ آپ سے عذاب کے سلسلہ میں عجلت کرتے ہیں اور اگر ایک وقتِ مقررہ نہ ہوتا تو ان پر عذاب ضرور آجاتا اور وہ ان کے پاس بالکل اچانک آئے گا اس حال میں کہ ان لوگوں کو اس کا شعور تک نہ ہوگا۔

ترقی یافتہ قوموں پر عذاب

آثار قدیمہ میں ایک درسِ عبرت یہ بھی ہے کہ جن جن قوموں پر عذاب خداوندی نازل ہوا وہ پسماندہ قومیں نہیں تھیں بلکہ اپنے اپنے ادوار کی انتہائی ترقی یافتہ قومیں تھیں۔ وہ فن تعمیر میں بہت آگے تھیں۔ صنعت اور کارخانوں کی مالک تھیں ان کے شہر صنعت و تجارت کے مراکز تھے۔ زراعت و باغبانی میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ قرآنی زبان میں:۔

كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (الروم)	وہ (معذب) لوگ قوت کے اعتبار سے ان لوگوں سے زیادہ طاقتور تھے، انہوں نے زمینوں کو جوتا اور اس کو اس سے زیادہ آباد کیا تھا جتنا ان لوگوں نے کیا ہے اور ان کے پاس ان کے رسول دلائل لے کر آئے تو ایسا نہیں تھا کہ اللہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ (سورۃ الاحقاف پارہ ۲۶)

پس جب انہوں نے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ بادل جو ہم پر برسنے والا ہے۔ (خدا نے کہا) بلکہ وہ تو وہ ہے جس کے لئے جلد بازی کرتے تھے، وہ ہوا ہے اس میں دردناک عذاب ہے وہ تباہ و برباد کر دیگی ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے اور صبح نے ان کو اس طرح دیکھا کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا، سوائے ان کے گھروں کے ہم اسی طرح مجرم قوم کو بدلہ دیتے ہیں۔

(۲) كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝ تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ۔ (سورۃ القمر پارہ ۲۷)

قوم عاد نے جھٹلایا۔ پس کیسا ہوا میرا عذاب اور انتباہ۔ ہم نے ان پر تیز و تند ہوا (آندھی) بھیجی۔ جاری رہنے والے منحوس دن میں، کھینچ کر لے جا رہی تھی لوگوں کو ایسے گویا کہ وہ لوگ کھجور کے اکھڑے ہوئے تنے ہوں۔

(۳) وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ۝ مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ۔

اور قوم عاد میں (نشانی ہے) جب ہم نے ان پر بانجھ (نامبارک) ہوا (آندھی) بھیجی، نہیں چھوڑتی تھی وہ کسی چیز کو مگر اس کو ریزہ ریزہ کر دیتی تھی۔

قوم ثمود پر عذاب

قوم ثمود عاد کی جانشین تھی۔ اللہ نے اس قوم میں حضرت صالحؑ کو رسول بنا کر بھیجا، وہ ان پر ایمان نہ لائے۔ عجیب و غریب معجزہ کا مطالبہ کیا۔ جو پورا کیا گیا۔ یعنی پہاڑ شق ہوا، اس سے حاملہ اونٹنی نکلی۔ پھر بھی ایمان نہ لائے، حضرت لوطؑ نے کہا کہ اگر تم لوگ اونٹنی کو تکلیف دوگے تو تم پر اللہ کی جانب سے عذاب نازل ہوگا۔

جب ان بدبختوں نے اونٹنی کو قتل کر دیا تو ان پر صبح سحر کے وقت عذاب آگیا۔ خدا نے ان کے عذاب کے لئے قرآن میں تین لفظ استعمال کئے ہیں۔ "رجفۃ" "صَیْحَۃٌ" اور "صَاعِقَۃ"۔

رجفہ کے معنی ہیں زلزلہ، صیحۃ چیخ کو کہتے ہیں، اور صاعقہ گرج، چمک اور آندھی کے ساتھ تیز موسلادار بارش کے دوران پیدا ہونے والی بجلی کی خوفناک آواز کو کہا جاتا ہے، چنانچہ ان تینوں الفاظ کے مجموعہ سے عذاب کا جو منظر سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ طوفانی بارش و آندھی کے ساتھ زلزلہ بھی آیا۔ بجلی کی کڑک و چمک اور زلزلہ نے ایسی چیخوں کی آوازیں پیدا کیں کہ الامان، الحفیظ۔ ان میں انسانی چیخیں بھی شامل ہوگئیں، قیامت صغریٰ تھی جو اس علاقے میں برپا ہوگئی، اور جب عذاب ختم ہوا تو وہاں کوئی ذی روح نہ تھا، لاشیں الٹی پڑی ہوئی تھیں اور ریزہ ریزہ اور تباہ ہوگئی تھیں اس منظر کو قرآن کی تین سورتوں سے پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ۔

پس پکڑ لیا ان (ثمود) کو زلزلہ نے، پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

(سورۃ الاعراف پارہ ۸)

(۲) إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ۔

ہم نے ان (ثمود) پر ایک چیخ بھیجی۔ پس وہ خاردار کچلی ہوئی باڑ کی طرح ہوگئے۔

(۳) وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ

اور قوم ثمود میں (نشانیاں ہیں) جب ان سے کہا گیا کہ ایک خاص مدت تک فائدہ اٹھا لو پس انہوں

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۝ (الذّٰریٰت پارہ ۲۷)

نے اپنے رب کے حکم کے خلاف سرکشی کی پس ان کو صاعقہ (کڑک و چمک) نے پکڑ لیا اس حال میں کہ وہ دیکھ رہے تھے پس وہ اٹھنے کی بھی طاقت نہ رکھ سکے۔ اور نہ وہ مدد طلب کر سکے۔

قوم لوطؑ پر عذاب

قوم لوطؑ نے ایسی برائی ایجاد کی جو قرآن کی شہادت کے مطابق اس سے پہلے کرہ ارض پر کسی نے ایجاد نہیں کی تھی، وہ ہے غیر فطری عمل یعنی اغلام بازی جو زنا سے زیادہ شدید ہے۔

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۚ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ (سورۃ الاعراف پارہ ۸)

کیا تم ایسی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کیا بلاشبہ تم مردوں (لونڈوں) کے پاس شہوت کی تسکین کے لئے آتے ہو۔ عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم حد سے تجاوز کرنیوالی قوم ہو۔

عبرتناک عذاب

قوم لوط پر عذاب اس طرح آیا کہ پہلے ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش کی گئی، پھر ان کی بستی کو الٹ دیا گیا، یہ بستی کرے شام جانے والی شاہراہ پر موجود ہے۔ قرآن مجید میں اس منظر کو اس طرح پیش کیا گیا۔

(۱) وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۔

اور ہم نے ان پر (پتھروں) کی بارش برسائی پس دیکھو کیسا ہوا انجام مجرموں کا۔

(۲) فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۔ (سورۃ الحجر پارہ ۱۴)

پس صبح سورج نکلتے نکلتے ان کو چنگھاڑ نے آپکڑا، پس ہم نے اس بستی کو ان پر الٹ کر اوپر تلے کر دیا اور ان پر کھنگر (ٹھیکرنا) کے پتھر برسائے۔

قوم فرعون اور لاش فرعون درسِ عبرت

قوم فرعون کی ہدایت کے لئے حضرت موسیٰؑ کو بھیجا گیا حضرت موسیٰ نے ان کے مطالبہ کے تحت متعدد معجزات دکھائے لیکن اکثریت ایمان نہ لائی۔ وہ اقتدار کے نشہ میں چور تھا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے فرعون کو مع اس کی فوج کے سمندر میں غرق کر دیا۔ فرعون کے ایمان کی خواہش غرقابی کے وقت رد کر دی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہم تیری لاش کو بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے نشانی اور درس عبرت بنا دیں گے۔ لہٰذا ارشادِ خداوندی ہے:

فَلَمَّآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ... تا ... اَلْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۔

پس جب اس (فرعون) کو غرقابی نے گرفت میں لے لیا۔ تو اس نے کہا میں ایمان لاتا ہوں اس خدا پر جس پر موسیٰ و ہارون اور بنی اسرائیل ایمان لائے (خدا نے کہا) اب (ایمان لا رہا ہے) اور اس سے پہلے تو نے نافرمانی کی اور تو کافروں میں سے تھا۔ آج ہم تیرے بدن کو نجات دے دیں گے تاکہ تیرے بعد میں آنے والوں کے لئے نشانی ہو جائے۔

چنانچہ ابھی چند سال پہلے سائنسدانوں کی ایک ٹیم نے موسیٰؑ کے اسی فرعون کی ممی شدہ لاش دریافت کرلی ہے۔ عالم عیسائیت نے اس ٹیم پر بہت دباؤ ڈالا کہ وہ اس کی تصدیق نہ کرے، لیکن ٹیم کے سربراہ نے حقائق چھپانے سے انکار کر دیا اور دنیا کے تمام اخباروں اور رسالوں نے اس کی رپورٹ اور تصاویر شائع کیں۔

عذاب کا آنکھوں دیکھا حال

قرآن نے اپنے الفاظ میں مختلف قوموں پر عذاب کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے وہ عذاب کا مطالبہ کرتے رہے، جب سر پر عذاب آگیا تو

اس کی شدت اور نزاکت کا احساس ہوا۔ اب بہتوں نے ندامت کا اظہار کرتے ہوئے ایمان لانے کی پیشکش کی لیکن اس موقع پر ایمان قبول نہیں کیا گیا، بہتوں نے فرار کی کوشش کی لیکن اس کا موقع نہیں ملا اور نتیجتاً عبرتناک تباہی سے دوچار ہوئے۔ آیات قرآنی سے اس منظر کو پیش کیا جاتا ہے:

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۝ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ ۝
(سورۃ الانبیاء پارہ ۱۷)

اور کتنی ہی بستیاں جو ظالم تھیں، ہم نے ان کو تباہ و برباد کر دیا اور اس کے بعد دوسری قومیں پیدا کر دیں۔ پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو آتا محسوس کیا تو گھوڑوں کو ایڑ لگا کر بھاگنے لگے ہمت ایڑ لگاؤ بلکہ واپس آجاؤ اپنے گھروں میں اور ان جگہوں میں جہاں تم عیش کرتے تھے تاکہ تم سے باز پرس کی جائے۔ ان لوگوں نے کہا ہماری ہلاکت ہو بلاشبہ ہم لوگ ظالم تھے، پس یہ (اعتراف ظلم کی) پکار ان کی اسوقت تک رہی جب تک کہ ہم نے ان کو بچھا دیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی۔

خلاصۂ کلام

یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب عذاب آتے ہوئے دیکھ لیتا ہے۔ تو جان بچانے کیلئے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ لیکن راہ فرار مسدود ہو جاتی ہے۔ تب وہ برملا اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے۔ توبہ کرتا ہے، ایمان لانے کی پیش کش کرتا ہے، ساری چوکڑی بھول جاتا ہے۔ لیکن سنۃ اللہ کے تحت اس حالت میں توبہ و ایمان قبول نہیں کیا جاتا اور عذاب آکر رہتا ہے۔

کہیں میدانوں میں کھوکھلے کھجور کے تنوں کی طرح ان کی لاشیں بکھر جاتی ہیں۔ کہیں ان پر پتھروں کی بارش آسمان سے

باقی صفحہ ۱۲ پر

آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ہو
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
استعمال میں اعلیٰ ــ چلنے میں دیرپا
ایک بار آزما یئے
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹
S-I-T-E

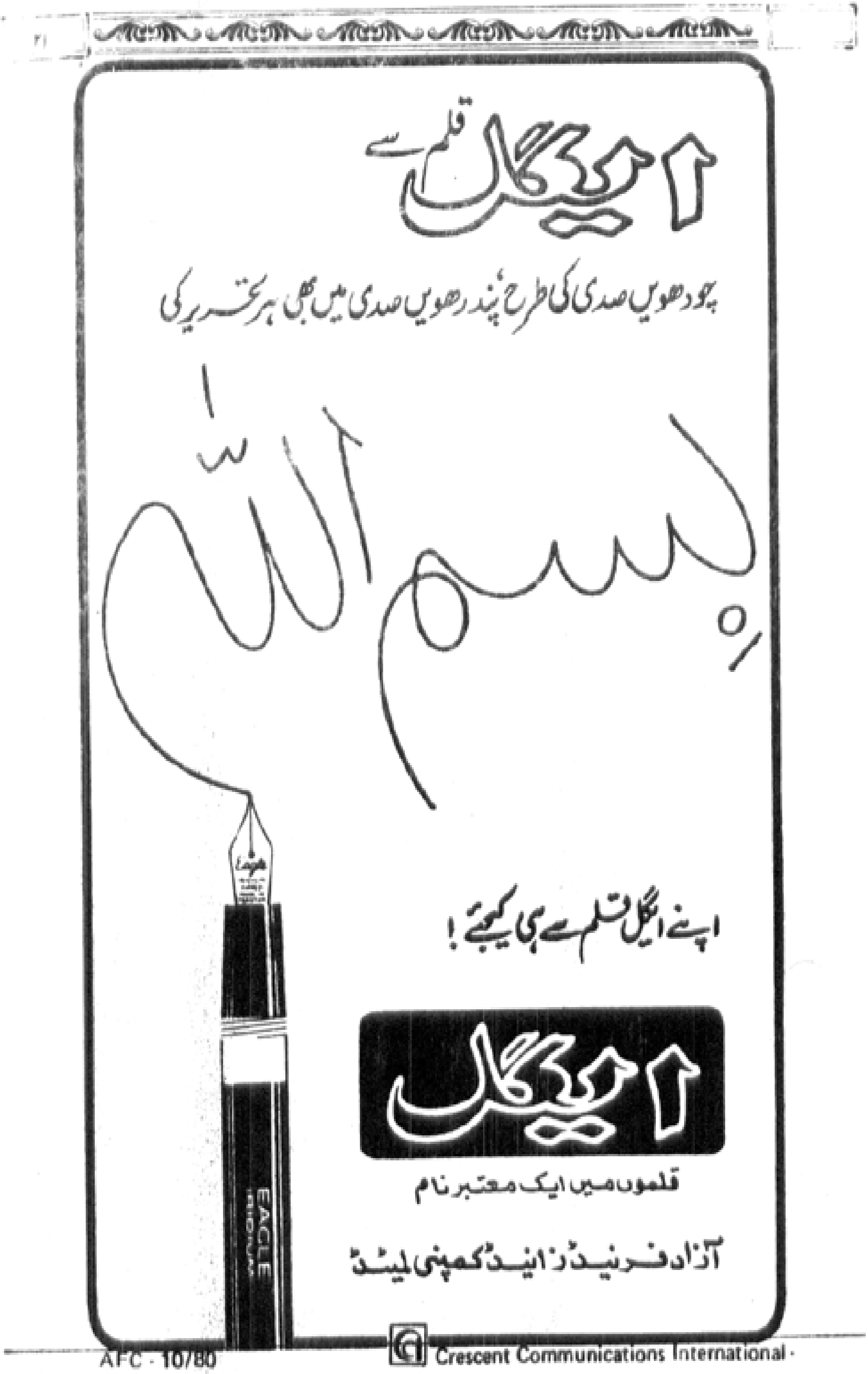
ایگل قلم سے
چودھویں صدی کی طرح پندرھویں صدی میں بھی ہر تحریر کی
بسم اللہ
اپنے ایگل قلم سے ہی کیجئے!
ایگل
قلموں میں ایک معتبر نام
آزاد فرینڈز اینڈ کمپنی لمیٹڈ
EAGLE
AFC - 10/80
Crescent Communications International

آخری قسط

مولانا محمد علی مونگیری رح
اور
تردید قادیانیت

از حضرت مولانا سید محمد الحسنی ندوی

کتاب "ازالۃ الافہام" آپ ہی نے لکھی ہے اور بہت عمدہ کتاب لکھی ہے۔ پھر اس کے مقابلہ میں "صحیفہ آصفیہ" خواجہ صاحب کا تقسیم ہو رہا ہے، یعنی تریاق کے بعد زہر کی تخم پاشی ہو رہی ہے اور آپ خاموش ہیں؟

ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

خواجہ صاحب ایک گروہ کے لیڈر اور خوش بیان شخص ہیں چونکہ اس وقت قدرتی طور پر انگریزی تعلیم یافتہ حضرات میں اسلامی جوش پایا جاتا ہے۔ (اگرچہ اسلامی احکام سے انہیں واسطہ نہ ہو) اس لئے خواجہ صاحب کی اس خوش آئند آواز سے کہ ہم اشاعت اسلام کریں گے۔ اکثر ان کے معاون اور مددگار ہوگئے ہیں اگرچہ اُن کی نیت اچھی ہے مگر حقیقت حال سے واقف نہیں ہیں انہیں اب تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ اس پردہ میں کیا راز ہے۔ مولانا ـــــ آپ سے یہ غفلت ہوئی کہ آپ نے پہلے سے وہاں کے فرمانروا کو خواجہ صاحب کے حالات سے اطلاع نہیں دی اور وہاں کے معززین کو پورے طور سے آگاہ نہیں کیا؟

قادیانیوں کی حکمت عملی اور مصلحت پرستی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"خواجہ صاحب نے ان اطراف میں بھی دورہ کیا۔ اور ان کے بیان ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ نہایت ذاتی مصلحت اور گہری پالیسی سے کام لے رہے ہیں جہاں کسی واقف کار ذی علم نے کوئی سوال کیا۔ تو اس کے جواب میں یہ کہکر ٹال دیا کہ اسوقت میں جواب کے لئے تیار نہیں ہوں اور عوام میں بیان کے بعد اکثر یہ کہہ دیا کہ میں نے حضرت مسیح موعود مہدی مسعود سے یہ کہہ دیا تھا کہ میں صرف اسلام پر لیکچر دیا کروں گا، اور کچھ نہ کہوں گا، اب اس پر غور کیجئے کہ مرزائی محبت کا تخم مسلمانوں کے دلوں میں بونے کا کیسا عمدہ طریقہ وہ برتتے ہیں۔

(مکتوب بنام اشار فرمانروائے دکن قلمی)

اس خط میں مولانا نے خواجہ کمال الدین کے طریقہ کار اور ان کے تمام دعووں اور اعلانات پر روشنی ڈالی ہے اور ان خطرات کی نشاندہی کی ہے جو اس نئے فتنہ سے مسلمانوں کو درپیش ہیں۔

مولانا کی تصنیفات کا اثر

مولانا کی ان تصنیفات و رسائل اور خطوط و مکاتیب نے اتنا کام کیا کہ بعض اوقات قادیانی مبلغ یہ علم ہوتے ہی کہ مولانا کے رسائل کی فلاں جگہ لوگوں میں عام اشاعت ہو رہی ہے وہ جگہ چھوڑ کر چلے گئے اور جب وہاں بھی ان رسائل نے ان کا تعاقب

کیا تو ان کو کسی تیسری جگہ پناہ لینی پڑی۔ یہاں تک نوبت آئی کہ مولانا کا نام ہی قادیانیوں کی شکست کا رمز بن گیا۔

ان تصنیفات بالخصوص "فیصلہ آسمانی" اور "شہادت آسمانی" کے مطالعہ سے غیر جانبدار شخص اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ قادیانیت کے رد میں جو لٹریچر اب تک تیار کیا گیا ہے اس میں یہ کتابیں بہت ممتاز مقام رکھتی ہیں انہوں نے تردید قادیانیت میں جو اہم پارٹ ادا کیا ہے اور مسلمانوں کو جتنا فائدہ پہنچایا ہے۔ اسے کوئی مورخ نظر انداز نہیں کر سکتا۔

مولانا کے اس "قلمی بہار" سے ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کو فائدہ پہنچا۔ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اس جال میں پھنس چکی تھی اور اندیشہ تھا کہ ایک کثیر تعداد اس فتنہ میں مبتلا ہو جائے گی۔ مولانا کی کوششوں سے یہ سب اس تحریک کا شکار ہونے سے بچ گئے ان کتابوں اور رسائل کا اثر صرف بہار تک محدود نہ تھا۔ پنجاب، بنگال، مدراس، بمبئی، گجرات، حیدرآباد، سلہٹ ڈھاکہ، نواکھالی، میمن سنگھ، جس جگہ قادیانیوں کے قدم پہنچے وہیں مولانا کی تصنیفات بھی اُن کے تعاقب میں پہنچیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یا تو قادیانی بھاگنے پر مجبور ہوگئے یا خاموشی اختیار کرلی۔

برما اور افریقہ میں بھی مولانا کی تصنیفات اور رسائل بڑی تعداد میں پہنچے اور اس کی وجہ سے قادیانیت کے جمتے ہوئے قدم متزلزل ہوگئے اور بہت سے مسلمان جو اس سے متاثر ہوئے تھے اس سے واقف ہو کر بیزار ہوگئے۔

صوبہ سرحد میں بھی ان رسائل کی اچھی اشاعت ہوئی متعدد رسائل کا انگریزی، گجراتی اور بنگلہ زبان میں ترجمہ ہوا۔

کٹک اور اس کے اطراف میں قادیانیت نے خاصا زور پکڑ لیا تھا اور ان کی ایک مضبوط جماعت بن گئی تھی، جس کا دائرہ روز بروز وسیع ہو رہا تھا لیکن وہاں کے مدرسہ سلطانیہ کے صدر مدرس مولانا سید محمد قاسم بہاری نے جلد ہی اس کے تریاق کی فکر کی اور مولانا کے رسائل منگوا کر اس کی اشاعت کی کوشش کی، اور اس کے نتیجہ میں ان اطراف میں یہ فتنہ بالکل ختم ہوگیا۔ کٹک سے مولانا کے ایک عقیدتمند مولاناؒ کو ان حالات سے مطلع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حضور کے رسالوں اور کتابوں کا اس ملک میں اچھا اثر رہا۔ مسلمانوں کے عقائد بہت درست ہوگئے، ایک جم غفیر اور بڑی جماعت جو قادیانی ہونے والی تھی انہیں کتابوں کی بدولت قادیانی ہونے سے بچ گئی اور اب یہ حالت ہے کہ کسی قادیانی کو اپنے مذہب سے دلچسپی نہیں رہی۔"

(صحیفہ رحمانیہ ص۲)

بہار میں بہت سی مساجد پر قادیانیوں نے قبضہ کر رکھا تھا اور مسلمانوں نے صبر کر لیا تھا۔ لیکن مولانا کی ہمت افزائی اور پشت پناہی سے تین چار اہم مساجد کے سلسلہ میں مسلمانوں نے ہائی کورٹ تک مقدمہ لڑنے کا فیصلہ کیا اور کامیاب ہوئے پنجاب میں اس سے قبل کئی مقدمے ہوئے تھے لیکن اسمیں قادیانی کامیاب ہوگئے تھے۔ بہار کی اس کامیابی کا اثر کچھ ایسا پڑا کہ اسکے بعد پنجاب میں مسلمانوں کو متعدد مقدموں میں کامیابی حاصل ہوئی اور قادیانی ان کی مسجدوں سے بے دخل کر دیئے گئے۔

بقیہ :- آثار قدیمہ

ہوتی ہے، کہیں ان پر پتھروں کی بارش آسمان سے ہوتی ہے کہیں ان کے گھروں کو الٹ کر رکھ دیا جاتا ہے تو قرآن نے بتایا کہ اے انسان تو ان آثار قدیمہ کو جاکر دیکھ، ان پر ریسرچ کر، حقائق معلوم کر اور تو بھی اس طرز عمل کو چھوڑ دے جس کی وجہ سے ماضی میں یہ طاقتور ترین اور ترقی یافتہ قومیں تباہی سے دوچار ہوئیں۔

تمہاری مادی اور سائنسی ترقیاں ہمارے آنے والے عذاب کو نہ ماضی میں روک سکی ہیں، نہ مستقبل میں روک سکیں گی، اس لئے اللہ ہم سب کو توفیق دے۔ کہ ہم ان حقائق کو محسوس کریں اور غفلت سے نکل آئیں۔ کہیں ہمارے ساتھ بھی وہی سلوک نہ ہو جو آثار قدیمہ کے مکینوں کے ساتھ ہوا۔ اللہ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

مرزا غلام احمد قادیانی

آ تجھ کو بتاؤں کہ بہت خوار ہے مرزا
ابلیس کے پھندے میں گرفتار ہے مرزا

فرعون کو جس نفس نے دریا میں ڈبویا
اس نفسِ خبیثہ کا پرستار ہے مرزا

شیطان کی غلامی میں ملی جس کو نبوت
رُسوائے زمانہ، وہ سیاہ کار ہے مرزا

گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا پڑا جس کو
پھر بھی رہا ناکام، وہ مکار ہے مرزا

اپنوں کو اور بیگانوں کو دھوکہ دیا جس نے
خود بھی رہا دھوکے میں وہ عیار ہے مرزا

تھی جس کے رگ و ریشہ میں انگریز پرستی
انگریز کا پالا ہوا غدار ہے مرزا

جس دل پر لگی مہر، بصیرت گئی جس کی
اور سلب بصارت ہوئی وہ عار ہے مرزا

دن جس نے گذارے مرض کفر میں سارے
اور مَس سے ہوا مَس نہ وہ بیمار ہے مرزا

ساقی نے دیئے جام جو چشتی کو مسلسل
پی پی کے کہا اُس نے کہ مُردار ہے مرزا

علی اصغر چشتی